Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

B.A. Part-I (Hon.)

Paper-II

Date:- 12.09.2020

Time:- 10.30 A.M

Topic:- Introduction of Khaja Meer Dard.

Topic: خواجہ میر درد : ایک تعارف

تمہید :-

اٹھارہویں صدی عیسوی میں جن لوگوں کو اُردو شاعری کا ستون (Pillar) تصور کیا جاتا تھا، ان میں خواجہ میر درد کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ اُس عہد میں صوفیانہ شاعری میں ایک سب سے بڑا نام بھی خواجہ میر درد کا ہی ہے۔ ان کی شاعری کی اہم خصوصیات میں سادگی، نفاست، سچائی، ایمان کی پختگی شامل ہیں۔

خواجہ میر درد کا نام ان کے والدین نے خواجہ میر رکھا تھا۔ جب انہوں نے شاعری شروع کی تو اپنا تخلص درد رکھا یہ تخلص اتنا مشہور ہوا کہ یہی ان کا نام بھی ہو گیا۔ درد نے اپنے لیے یہ تخلص اس لیے پسند کیا کہ ان کے زمانے میں دلی میں چیا جانب قتل اور غارت گری عام تھی۔ ایسے پر آشوب ماحول

میں درد جو عام لوگوں سے زیادہ حساس اور نرم دل ہے کس طرح اپنے آپ کو الگ رکھ سکتے ہے۔ چنانچہ ان کی پوری شاعری اس زمانے کے حالات کی بیان بن گئی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ابتداء تخلص "درد" پسند کیا۔ جو ان کے جذبات اور خیالات کے لئے بالکل موزوں تھا۔

پیدائش اور تعلیم :-

خواجہ میر درد ۱۷۲۰ء میں دلی میں پیدا ہوئے۔ اس زمانے میں اسکول کالج نہیں ہوا کرتے تھے، لیکن جن لوگوں کو علم حاصل کرنے کا شوق ہوتا وہ کسی بڑے عالم یا استاد کے شاگرد بن جاتے اور ان سے علم حاصل کرتے۔ خواجہ میر درد نے بھی اس زمانے کے دو استادوں سے فارسی زبان و ادب کا سبق لیا۔ یہ دو استاد مفتی دولت اور سراج الدین خان آرزو تھے۔ مولانا آرزو اس زمانے کے بہت بڑے عالم تھے اور میر تقی میر کے ماموں تھے۔ اس کے علاوہ درد نے اپنے والد خواجہ ناصر عندلیب سے اپنی تعلیم مکمل کی اور مذہبی علوم جیسے علم قرآن، علم حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف میں مہارت حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے والد سے موسیقی میں بھی مہارت حاصل کی۔

خاندان : ←

خواجہ میر درد کے ماں باپ دونوں سادات خاندان سے تھے۔ ان کے ددھیالی بزرگ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخارا کے مشہور صوفی اور عالم تھے جس کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

ان کے ننھیالی بزرگ حضرت عبدالقادر جیلانی بہت بڑے عالم تھے جن کو ہم غوث پاک یا بڑے صاحب کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ان کا مزار بغداد میں ہے۔

خواجہ میر درد کے پر دادا خواجہ محمد طاہر اورنگ زیب کے زمانے میں بخارا سے دہلی آئے۔ اورنگ زیب جو عالموں اور درویشوں کا بڑا قدردان تھا۔ اس نے انہیں اور ان کے بیٹوں کو اعلیٰ عہدے دئے اور شاہی خاندان سے منسوب کیا۔

میر درد کے والد کا نام خواجہ ناصر تھا وہ ایک اچھے شاعر اور جید عالم تھے اور شاعری میں عندلیب تخلص فرماتے تھے انہوں نے اپنے باپ دادا کے منصب اور عہدے کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اور درویشی اختیار کی۔ خواجہ ناصر کے انتقال کے بعد میر درد نے اپنے والد کی خانقاہ کو سنبھالا اور اس طرح اپنے والد کے جانشین بن کر درویشانہ انداز میں اپنی پوری زندگی بسر کی۔

خودداری اور درویشی :←

میر درد کا زمانہ بادشاہوں کی حکومت کا زمانہ تھا۔ امیروں اور وزیروں کے دربار میں جہاں سپاہی، فوج اور دوسرے عملہ وابستہ ہوتے تھے وہاں شاعر بھی وابستہ ہوتے تھے۔ وہ شاعر اس بادشاہ امیر و وزیر کی شان میں قصائد لکھتے اور انعام و اکرام حاصل کرتے۔ لیکن درد اپنے عہد کے واحد شاعر تھے جنہوں نے کبھی کسی وزیر اور امیر کے دربار میں ملازمت نہ کی بلکہ اگر کسی بادشاہ نے بلایا تو انکار کر دیا۔ کیوں کہ وہ ایک سچے اور پکے مسلمان تھے

اور خدا کے سوا کسی کے آگے اپنی ضرورت لے جانے اور سوال کرنے کو اپنے لیے شرم کی بات سمجھتے تھے۔ ان کے نواسے ناصر نذیر فراق دہلوی نے حالات اپنی ایک کتاب "میخانۂ درد" میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ درد اور ان کے گھر والوں کو اکیس روز تک کچھ کھانے کو نصیب نہ ہوا اور سب لوگ فاقے سے رہے لیکن ان پریشانیوں نے بھی ان کی خودداری کو کم نہ کیا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کے خاندان کی جو عزت لوگوں کے دلوں میں تھی وہ کسی وزیر اور بادشاہ کی بھی نہ تھی۔

تصانیف :← میر درد ایک اعلیٰ پایہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ عالم بھی تھے۔ چنانچہ ان کے اردو اور فارسی دیوان کے علاوہ بھی انہوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ یہ سب کتابیں مذہب کے موضوع سے متعلق ہیں اور لوگوں کی ہدایت اور بھلائی ان کا مقصد ہے۔

کتاب کے نام :←

- کتاب الصلوٰۃ
- واردات
- علم الکتاب
- نالۂ درد اور آہ سرد
- شمع محفل اور دردِ دل
- حرمتِ تمنا
- واقعاتِ دردِ دل اور سوزِ دل

انتقال :← میر درد کا انتقال 1786ء میں دلی میں ہوا۔